ہو سکتا ہے۔ پہر اس شرط کو پختہ کیا اور صاف کہدیا ہے۔ کہ وہ مجدد بھی اس شرط سے ہو سکتا ہے کہ اسمین اوصاف تجدید موجود ہون۔ پہر اس شرط کے پائے جانے۔ اور سوڈانی مین ان اوصاف کے موجود ہونے کی نسبت اپنے شک کو پختہ کیا۔ اور صاف کہا ہے کہ دیوار کے پیچھے کی بات معلوم نہین ہو سکتی تو اتنی دور کا حال کسطرح صحیح طور پر معلوم ہو سکتا ہے۔ اور اس حال کے راویون (اخبار نویسون) کو سچ بولنے عادت نہین جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انکا مجدد ہونا بھی مشکوک ہے اور لایق یقین نہین ہے۔ پہر ہمارے بہائیون کا ان عبارات سے برعکس نتیجہ نکالنا کہ نواب صاحب نے مہدی سودان کا مجدد ہونا تسلیم کر لیا ہے۔ اور جو اخبارون مین اسکی شکستون* کا حال بیان ہوا ہے اسکو دروغ کہا ہے دہوکہ مغالطہ نہین تو کیا ہے۔

اس بیان سے مضمون نمبر ۱۰ و ۱۱ و ۱۳ کا مغالطہ ہونا ثابت ہوا۔ اور مضمون نمبر ۱۲ سودانی کی نسبت ہرگز نہین کہا گیا۔ یہ تو مہدی موعود کی نسبت کہا گیا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کے شروع مین بصفحہ (۱۱۸) اقتراب صاف تصریح ہے۔ (جو ہمارے رسالہ کے صفحہ (۵۸) مین منقول ہو چکی ہے) کہ "مہدی موعود یہ کام کرینگے" اور مہدی موعود کی نسبت یہ کہنا یا ایسا اعتقاد رکھنا ترغیب بغاوت نہین چنانچہ پہلے بھی ہم بصفحہ (۴۹ و ۵۰) رسالہ یہ بات کہہ چکے اور بیان کر چکے ہین کہ تمام اہل اسلام رؤسا و رعایا برٹش گورنمنٹ کا (بجز چند مستثنے اشخاص) یہی اعتقاد ہے۔ اور اسمین کسی عملی مخالفت کی تحریک نہین۔ اور اسکو زمانہ سلطنت برٹش گورنمنٹ سے کوئی خاص تعلق نہین ہے۔ لہذا اس سے بغاوت کا نتیجہ نکالنا تمام مسلمان رعایا برٹش گورنمنٹ کو باغی کہنا ہے اور گورنمنٹ کو دہوکہ دینا

اور مضمون نمبر ۱۴ کی نسبت بصفحہ (۳۱ تا ۳۹) ہم کہہ چکے ہین کہ سوڈانی کو عبدالوہاب نجدی سے تشبیہ دینا اس غرض سے نہین ہے کہ ہندوستان کے لوگ سودانی کو مدد دین

* اس کتاب مین سودانی کی شکستون کے حالات کو دروغ نہین کہا۔ بلکہ ان حالات کا دروغ ہونا تجویز کیا ہے۔ جنسے سودانی کا مجدد ہونا مفہوم ہوتا ہے جس سے یارون نے برعکس نتیجہ نکال لیا۔ افسوس۔ صد افسوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اور گورنمنٹ سے باغی ہو جائین۔ بلکہ اس غرض سے ہے کہ اسکو عبد الوہاب نجدی کی طرح خالم اور مباحق مکفر اور خونخوار خلایق سمجھکر اسکی اعانت و موافقت سے بچائین۔ اسکے سوا جو کچھ اس سے نتیجہ نکالا ہے وہ محض مغالطہ ہے۔

اور مضمون نمبر ۵ محض دروغ ہے اس کتاب مین یہ مضمون کہین نہین ہے بلکہ اسکے صفحہ ۱۱۸ و ۱۱۹ مین اسکے برخلاف یہ لکھا ہے۔ "تجدید کبھی بوسیلہ سیف و سنان بھی ہوتی ہے۔ جسطرح بذریعہ ارشاد زبان و تالیف و بیان ہوا کرتی ہے۔ اس تجدید کے لئے بھی شرط ہے کہ مجدد سنت کو زندہ کرے بدعت زندہ کو مارے جمع مال و ملک حرص جاہ و دولت سے علیحدہ ہو کوئی کام دین کا دنیا کے لئے نکرے۔ خدا کے لئے کرے پھر خواہ کوئی بادشاہ ہو جیسے عمر بن عبد العزیز تھے یا عالم ہو جیسے امام احمد بن حنبل تھے خواہ کوئی درویش ہو۔ جیسے شیخ الاسلام ابن تیمیہ تھے یا قاضی ہو جیسے امام محمد شوکانی تھے یا مجتہد ہو جیسے سید محمد بن اسمعیل امیر یمانی تھے یا صوفی ہو جیسے ابن عربی تھے۔ غرضکہ مجدد ہر قوم قبیلے مین ہو سکتا ہے۔ ایک وقت مین کئی مجدد بھی بلاد مختلفہ یا متقاربہ مین ہوئے ہین تجدید کے طرق بھی علیحدہ علیحدہ ہین کوئی خاص صورت اس کام کے لئے مقرر نہین ہے۔"

ہمارے بہائیون نے رسی کا سانپ بناکر گورنمنٹ کو ڈرایا ہے۔ اور اسکو اچھی طرح سردار کرم سنگھ بنایا۔

مضمون نمبر ۶ مین بھی اسی قسم کا دھوکہ دیا گیا ہے۔ بے شک اس کتاب کے صفحہ ۱۳۰ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۲۲۰ و ۲۲۱ مین یہ مضمون درج ہے مگر اس سے موجودہ گورنمنٹ سے بغاوت کی ترغیب کا نتیجہ نکالنا مغالطہ ہے۔

اس مضمون مین تین امر بیان ہوئے ہین امر اول مہدی و عیسے علیہ السلام کے آنیکا اعتقاد۔ دوسرا انکے جلد ظاہر ہونیکی تمنا۔ اور اسکے لئے دعا۔ تیسرا جو دو ہین مہدی

مین اِنکے ظاہر ہونیکی امید۔ امر اوّل کی نسبت تو ہم بصفحہ (۶۰) وغیرہ کہہ چکے ہین کہ یہ عام مسلمانان ہند (جسمین برٹش گورنمنٹ کی رعایا اور رئیس سب داخل ہین) اور عرب وغیرہ بلاد اسلام کا اعتقاد ہے اِس اعتقاد سے بغاوت ثابت نہین ہوتی۔ یہی امر دوم وسوم کی نسبت کہا جاسکتا ہے جو لوگ مہدی وعیسے علیہ السلام کی آمد کے معتقد ومنتظر ہین وہ اِنکے ظہور کی تمنا بھی رکہتے اور اِسکی دُعا بھی کرتے ہین۔ پہلے علماء سے مولف کتاب اشاعہ لاشراط الساعۃ نے یہ تمنا ودعا کی تھی۔ اسیکی تقلید سے اقتراب مین (جو اشاعہ کا ترجمہ ہے) یہ دعا وتمنا درج کی گئی ہے اصل کتاب اشاعہ لاشراط الساعہ دیکہے جو ہماری بات پر یقین نرکھے۔

چودہوین صدی مین ظہور مہدی کی امید مین بہی مولف اقتراب نے پہلے علماء کی نقل وتقلید کی ہے۔ اپنے یقین سے یہ بات نہین کہی۔ یہ اٹکل کے تیر پہلے علماء چلا گئے ہین مولف اقتراب بھی اُن ہی کی تقلید مین پہنس گئے۔ اسباب مین خود یقین نہین رکھتے۔ بلکہ جابجا بلفظ شاید ومحتمل اپنا شک وتردد ظاہر کرتے ہین۔

ہمارے اس بیان کی تصدیق اقتراب کی پوری عبارت صفحہ ۲۱۹ لغایت ۲۲۱ دیکھنے سے بخوبی ہوسکتی ہے۔ اِسکے صفحہ ۲۱۹ مین امام سیوطی کے رسالہ سے نقل کیا ہے کہ سنہ ۱۵۰۰ھ مین قیامت برپا ہوگی۔ اور بصفحہ ۲۲۰ بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اُسنے آیۃ قرآنیہ لَا تَاْتِیْکُمْ اِلَّا بَغْتَۃً سے یہ بات نکالی ہے کہ قیامت سنہ ۱۷۰۴ھ مین ہوگی۔ کیونکہ حروف لفظ بغتۃ کے عدد ۱۷۰۴ ہین اسی واہی قول کے بعد وہ بات ہی ہے جسکا صفحہ (۲۲۰) پر حوالہ دیا گیا ہے آپ اِس قول کو نقل کرکے لکھتے ہین۔ اُس بنا پر محتمل ہے کہ مہدی علیہ السلام سر صدی پر برآمد ہون یہ احتمال قوی ہے۔ بلکہ صدی سے پہلے بہی اگر آجاوین تو کچھ دور نہین ہے۔ اسلئے کہ دجال انہین کے زمانہ خلافت مین نکلیگا اِسکا نکلنا سر صدی پر ہوگا۔ یہ بھی محتمل ہے کہ ظہور صدی کا دوسری صدی تک متاخر ہو یہ دوسری صدی قطعاً* اون سے فوت نہو۔

* اس فقرہ کے اخیر مین قطعاً کا لفظ آپنے بے سوچے سمجھے لکھدیا ہے۔ سوچ سمجھکر آپ یہ لفظ لکھتے تو اس فقرہ کے شروع پر جملہ محتمل ہے قلم مین نہ لاتے۔ کیونکہ احتمال اور قطع مین جو فرق ہے وہ آپ پر مخفی نہین ہے۔

پہر بصفحہ ۲۲۱ - آپنے ابو قبیل سے نقل کیا ہے کہ مہدی پر لوگون کا اتفاق سنہ ۱۲۰۴ھ مین ہوگا - پہر اس واہی روایت کی تقلید سے وہ بات کہی ہے - جسکا صفحہ ۲۲۱ پر حوالہ دیا گیا ہے - آپ لکہتے ہین اُس حساب سے ظہور مہدی کا شروع تیرہوین صدی پر ہونا چاہیے تھا - مگر یہ صدی پوری گذر گئی مہدی نہ آئے - اب چودہوین صدی ہمارے سر پر آئی ہے اس صدی سے اس کتاب کے لکہنے تک چھ مہینے گذر چکے ہین شاید اللہ تعالے - اپنا فضل و عدل و رحم و کرم فرمائے چار چھ برس کے اندر مہدی ظاہر ہو جاوین "

پہر اسی صفحہ مین مولف "اشاعۃ لاشراط الساعۃ" سے سنہ ۱۰۷۶ھ مین قیامت برپا ہونا نقل کر کے کہا ہے - مگر "وہ حساب ٹھیک نہ اترا اب یہ صدی چودہوین شروع ہے - ہر طرف سے آواز فتنے و فساد نے کانون کو بہر دیا ہے - دیکھئے اونٹ کس کل بیٹھے ہماری فاقہ مستی کو نسا رنگ لائے" - جس سے بجز شک و تردد کوئی نتیجہ نہین نکل سکتا -

اور طرفہ یہ کہ آپنے اپنی کتاب حج الکرامہ فی آثار القیامہ کے صفحہ (۳۵۹) مین صاحب فتوحات مکی کے رسالہ عنقاء مغرب سے سنہ ۶۸۳ھ مین اور انکے بعض مقلدین سے سنہ ۷۱۰ھ مین اور یعقوب بن اسحاق کندی سے سنہ ۷۴۳ھ مین مہدی موعود کا نکلنا نقل کر کے اوسکے رد مین یہ قول قاضی ابن خلدون کا نقل کیا ہے - کہ وہ لوگ اس قسم کے اقوال کیطرف متوجہ ہوتے ہین - اور واہی دلیلون اور مختلف دہنگا دہنگیون سے اسباب مین

الی کلام من امثال ھذا یعتنیون فیہ الوقت والرجل والمکان بادلۃ واھیۃ و تحکمات مختلفۃ فینقضی الزمان ولا اثر لشی من ذلک فیرجعون الی تحدید رای اخر منتحل کما تراہ من مفہومات لغویۃ و اشیاء تخییلیۃ واحکام نجومیہ فی ھذا انقضت اعمار الاول منھم والاخر (عبر ابن خلدون حضرمی)

اس آدمی (مہدی موعود) اور اوسکی جگہہ اور اوسکے وقت کو مقرر کرتے چلے آئے ہین - پہر وہ وقت گذر جاتا ہے - اور مہدی اور اوسکے آثار کا کہین پتہ نہین لگتا تو پہر وہ لوگ اور بناوٹی یا خیالی حدین لغوی مفہومات اور خیالی تجویزات اور نجومی احکامات سے

لگا لیتے ہین - اسی خیال بندی مین پہلون اور پچھلون کی عمرین گذر گئی ہین" - (اور مہدی آیا)

اِس کلام ابن خلدون کو بلا رد و مخالفت نقل کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مہدی موعود کے آنے کے لیے جو تحدیدین آپنے نقل کی اور امیدین ظاہر کی ہین وہ دل سے نہین کین صرف سیوطی - ابن العربی دابی قبیل دمولف اشاعۃ اشراط الساعۃ وغیرہ علمار صوفیہ و نجومیون کی بولی بول دی ہے -

اِسکی اعجوبہ نظیر ہم ایک اور سناتے ہین - جسکو ہمارے نکتہ چینی بہائیون نے گورنمنٹ کو نہین سنایا - آپنے صفحہ ۱۵۴ - اقتراب کتاب ابو عبد اللہ حاکم سے (جسکا نقل و تصحیح روایت مین متساہل ہونا - آپ خود بھی جانتے ہین) حضرت ابو ہریرہ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ میرے پیغمبر اگر تم عیسے علیہ السلام کو دیکھو تو ان سے کہو کہ ابو ہریرہ نے آپ کو سلام کہا ہے"

ای نبی اخی ان رایتموہ فقولوا ابوھریرۃ یقرئک السلام اخوجہ الحاکم وصححہ وابن عساکر (اقتراب)

اِسکے بعد آپنے کہا ہے "مین اپنی اولاد سے کہتا ہون تم مین سے اگر کوئی عیسے علیہ السلام کو پاوے - تو میرا سلام پہونچا دے - اور جو وہ کہین اسی صدی مین آگئے اور مین بھی اسوقت تک زندہ رہا - تو پھر کچھ حاجت اِس وکالت کی نہین ہے - مصرع چلون مین آپ ہی قاصد جواب کے بدلے"

اسمین آپ نے ابو عبد اللہ حاکم کی تقلید کی ہے - اور باوجود یقین اس امر کے کہ مسیح مین اور اُنہین اور اُنکی اولاد مین ہنوز بہت جگلون کی حیلولت ہے - اور بہت سی علامات کی آڑ ہے - جنکا ہنوز نام و نشان نہین - حضرت مسیح سے سلام و ملاقات کی تجویز تحریر کردی

اِس قسم کے بیانات نواب صاحب صاف یقین دلاتے ہین کہ یہ باتین جو آپ نے کہی ہین - محض سادگی اور بھولاپن سے کہی ہین - **آپ کی نیت مین دلی یقین مین کچھ قصور و فتور نہین** - پھر اِس قسم کی باتون سے ترغیب بغاوت کا نتیجہ

نکالنا ظلم و بے رحمی اور ایک سادہ آدمی پر ناحق بدگمانی اور گورنمنٹ کو دہوکہ دہی نہین تو کیا ہے۔
اِن تینون امور سے جو مضمون نمبر ۱۲ مین بیان ہوئے ہین **ایک نتیجہ گورنمنٹ کے موافق** نکلتا ہے جسکی طرف نوابصاحب کے مخالفون کو تعصب راہ نہین دکہاتا۔ وہ یہ ہے کہ "سودان کا فرضی مہدی موعود مہدی نہین" نوابصاحب اسکو وہ مہدی موعود سمجہتے۔ تو پہر اسکے آیندہ ظاہر ہونیکا اعتقاد و امید ظاہر نہ کرتے۔ اور نہ اسکے لئے دعا و تمنا کرتے ایک چیز دم نقد موجود کو کوئی عاقل و بالغ نہین کہتا کہ وہ آیندہ ہوگی یا خدا کرے کہ وہ جلد ہو۔ افسوس نوابصاحب کے کلام کو اچھے اور واقعی نتایج سے آنکہہ بند کر لیجاتی ہے۔ اور اُسکے بُرے نتایج (جو نکل نہین سکتے) نکالنے مین کمال کوشش عمل مین آتی ہے **یہ سکہا شاہی ظلم** و اندہیر نہین تو کیا ہے۔

مضمون نمبر ۱۸ مین ہمارے بہائیون نے **گورنمنٹ کو بہت ہی دہوکہ** دیا اور محض دروغ و صریح ظلم و افترا سے کام لیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس مضمون کا اس کتاب مین بحوالہ صفحہ و سطر پتہ نہین بتایا۔ اور نہ ان مواضع کتاب مین جنکی اُنہون نے نشان دہی کی ہے اس مضمون کا کہین اثر ہے۔ بلکہ اس کتاب کے صفحہ ۶۰ مین لغایت صفحہ ۶۶ اس مضمون کا صریح خلاف موجود ہے۔

صفحہ ۶۰ مین ان احادیث کو صحیح و معتبر بتایا گیا ہے جو مہدی کے حالات و علامات مین وارد ہین۔ چنانچہ لکہا ہے "فصل بیان مین اُن اشراط عظام و امارات قریبہ کے جنکے پیچھے ہی قیامت قایم ہوگی۔ یہ نشانیان بھی بہت ہین۔ ایک انمین سے ظاہر ہونا مہدی علیہ السلام کا ہے۔ یہ پہلی نشانی ہے بڑی نشانیون قیامت مین اُنکے حق مین جو حدیثین آئی ہین باوجود اختلاف روایات بہت ہین۔ محمد بن حسن اسنوی نے کتاب مناقب شافعی مین لکہا ہے۔ قد تواترت الاخبار عن رسول اللہ صلعم بذکر المہدی وانہ من اہل بیتہ انتہی۔ اسیطرح قاضی **محمد بن علی** شوکانی نے احادیث ظہور مہدی نزول عیسے علیہما السلام خروج دجال کو کتاب التوضیح مین متواتر لکہا ہے۔ جمہور بھی اسیطرف گئے ہین **فقط ایک ابن**

خلدون نے احادیث مذکورہ مین کلام کیا ہے اُنکے ظہور کا ضعف ثابت کیا ہے اور کیا کے کمشوفات پر بھی انکے حق مین جرح کی ہے۔ سو جواب کلام و تصنیف کو رسالہ اذاعہ مین مفصل قلمبند ہو چکا ہے × × × × × × احادیث مہدی اگرچہ صحیحین مین نہین۔ مگر ترمذی ابو داؤد و ابن ماجہ حاکم طبرانی ابو یعلی موصلی وغیرہ کے نزدیک ہین۔ بعد بخاری و مسلم کے یہی کتابین اسلام مین معتبر ہین خصوصاً جبکہ کوئی حدیث کسی باب مین نزدیک شیخین کے نہو تو پھر یہی احادیث کتب سنن وغیرہ حجت مستقل ہین۔ سو یہ احادیث مہدی کی ایسی ہین کہ بعض بعض کی تقویت بعض کی کرتے ہین اُنکے لئے شواہد و متابعات بھی علیحدہ ہین۔ ان حدیثون مین بعض حدیثین صحیح بعض حسن بعض ضعیف۔ کا ذہ اہل اسلام کا اسبات پر اتفاق ہے۔ کہ آخر زمانہ مین ضرور ایک شخص اہلبیت نبوت سے ظاہر ہوگا۔ جو دین کی تائید کرے گا۔ عدل ظاہر فرماویگا۔ مسلمان اوسکے تابع ہو جاوینگے۔ اسکو ممالک اسلامیہ پر غلبہ حاصل ہوگا اوسکو مہدی کہینگے جیسے اوسکے سامنے اوترینگے۔ دجال وغیرہ آیات کا ظہور اوسکے زمانہ مین ہوگا۔"

پھر صفحہ ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ مین مہدی موعود کے حالات کو حسب تفصیل ذیل چند مقامات مین بیان کیا ہے۔

پہلے مقام مین اسکا نام محمد یا احمد اور اُسکے باپ کا نام عبد اللہ بیان کیا ہے۔ اور اُسکے خلاف مین کچھ نہین لکھا۔ دوسرے مقام مین اسکی کنیت ابو عبد اللہ اور لقب حجاب بیان کیا ہے۔ اوسکے خلاف مین کچھ نہین لکھا۔ تیسرے مقام مین اسکی نسب ذوات بیان کی ہے۔ اور کہا ہے نسب اکثر یہ ہے کہ اہلبیت نبوت سے ہونگے روایات صحیحہ کثیرہ مشہورہ مین یہ ہے کہ اولاد فاطمہ علیہا السلام سے ہین۔"

اسمین صاف تصریح ہے کہ نواب صاحب اکثر ان روایات کو جسمین مہدی کا سید اور فاطمی ہونا پایا جاتا ہے۔ صحیح تسلیم کرتے ہین۔ اس مقام کے اخیر مین جو اس مضمون کی ایک حدیث

ابوداؤد وغیرہ کی نسبت اُنہون نے کہا ہے کہ اسکی سند مین ذرا سا ضعف ہے۔ اسمین اُنہون نے اصل حدیث کو ضعف نہین کہا۔ بلکہ اسکی ایک خاص سند کو ضعیف کہا ہے۔ اصل حدیث کو وہ ضعیف جانتے۔ تو اکثر روایات کو جنمین مہدی کا سید ہونا بیان ہوا ہے صحیح نہ کہتے۔ **چوتھے** مقام مین اُنکے پیدا ہونیکی جگہہ بیان کی ہے۔ کہ وہ مدینہ ہوگا۔ اور قرطبی سے نقل کیا ہے۔ کہ ملک مغرب ہوگا۔ وہان سے مدینہ آوینگے۔ **پانچوین** مقام مین انکے بیعت کی جگہہ بتائی ہے۔ کہ وہ مکہ مین مقام ابراہیم اور حجر اسود کے مابین ہوگی۔ **چھٹے** مقام مین اُنکے ہجرت کی جگہہ بتائی ہے کہ وہ بیت المقدس ہوگی۔ **ساتوین** مقام مین اُنکا حلیہ بیان کیا ہے۔ **آٹھوین** مقام مین عمر۔ **نوین** مقام مین اُنکا عمل۔ اور ان مقامات مین اُنکے کسی نشان سے انکار نہین کیا اور نہ کسی حدیث کی (بجز خاص حدیث مذکور ابوداؤد) تصنیف کی ہے۔ اور اپنی دوسری کتابون (اذاعہ اور حج الکرامہ) مین ان احادیث کو صحیح کرنے مین۔ بڑی کوشش کی ہے۔ اور ابن خلدون وغیرہ محدثین کا جو ان احادیث کو صحیح نہین مانتے شد و مد سے جواب دیا ہے **گو ان احادیث کے منکرون کے نزدیک وہ جواب لایق تسلیم نہین ہے۔**

پہر صفحہ ۶۵ مین ان تیرہ نشانیون کو بیان کیا ہے۔ جنسے اُنکے اعتقاد مین مہدی پہنچانے جاینگے (۱) انکے ساتھ آنحضرت صلعم کا کورتہ تلوار اور نشان ہوگا (۲) اُنکے سر پر بدلی کا سایہ ہوگا۔ جسمین سے یہ آواز آویگی۔ کہ یہ مہدی خدا کا خلیفہ ہے اسکی بیعت کرو (۳) وہ ایک سوکہی شاخ کو زمین مین گاڑ دینگے وہ سبز ہو جائے گی (۴) لوگ اُنسے نشانی مانگینگے وہ ہاتہہ سے اشارہ کرینگے۔ تو چڑیا ہوا سے اُتر کر اُنکے ہاتہہ پر آپڑیگی (۵) ایک لشکر اُنکے مقابلہ مین نکلے گا تو وہ زمین مین دہس جائیگا۔ (۶) آسمان سے آواز آئے گی۔ کہ لوگو خدا نے تم سے جبارون اور منافقون کو ہٹا دیا ہے۔ اور امۃ محمدیہ کے بہتر شخص کو تمہارا حاکم بنایا ہے۔ تم اُسکے ساتھ ہو جاؤ وہ مہدی ہے (۷)

زمین اپنے کلیجے سے سونے کے ٹکڑے باہر نکال دیگے۔ (۸) لوگ دلونکے تونگر ہو جائینگے
لینے کوئی طالب مال نہ رہے گا (۹) کعبہ کے نیچے سے مدفون خزانے نکالکر لوگون کو بانٹ
دینگے۔ (۱۰) طابوت سکینہ غار الظاکیہ یا بحیرہ طبریہ سے باہر نکالینگے۔ (۱۱) انکے لئے
دریا پہٹ جائیگا۔ جیسے بنی اسرائیل کے لئے پہٹ گیا تہا (۱۲) انکے لئے خراسان کی
طرف سے کالے نشان والے لوگ آوینگے۔ (۱۳) وہ اور حضرت عیسےؑ ایک جگہہ
جمع ہونگے اور حضرت عیسے انکے پیچھے نماز پڑہینگے"۔ ان نشانیون مین سے بھی
مولف اقتراب نے ایک نشانی کا انکار نہین کیا۔ اور نہ ان احادیث کو جنمین یہ نشان
وارد ہین ضعیف و بے اعتبار کہا ہے۔ گو نفس الامر مین اور منکرین مہدی
کے نزدیک یہ سبھی احادیث محل کلام و بے اعتبار ہین۔

نوابصاحب کے ان بیانات و تصریحات کے ساتھ ہمارے بہائیون کا یہ
کہنا کہ نواب صاحب نے احادیث آثار و نشانات ممیزہ مہدی خصوصاً حدیث سید ہونے
مہدی کو ضعیف و بے اعتبار ٹہرانے مین اسلئے کوشش کی ہے کہ مہدی سودان مہدی
موعود بن سکے۔ اور اسمین کسی ممیز نشان کا پایا نہ جانا حدیث کی غلطی پر محمول ہو۔ نہ مہدی
کے نقص پر۔ دروغ محض و صریح ظلم و افترا نہین تو کیا ہے۔

ان حضرات کو اس دروغ بندی کیوقت یہ شرم نہ آئی کہ ابھی مضمون نمبر ۱۶ مین ہم
نوابصاحب کو مہدی موعود کا منتظر و متمنے ٹہرا چکے ہین۔ پہر انکو مہدی موعود کا
سودان مین موجود ماننے والہ کیونکر ٹہرا سکتے ہین۔ اور ان دونون متناقض الزامون
مین سچے کیونکر بن سکتے ہین۔

الحق انہون نے برٹش گورنمنٹ کو سکہا شاہی و کرم سنگھی سلطنت سمجہا اور
یہ یقین کر لیا کہ ہم جو کچھ آسمان کو زمین اور رات کو دن کہینگے گورنمنٹ مان لیگی اور ہماری
کوئی بات رد نہ کریگی۔ مگر کوتاہ اندیشی سے یہ نہ خیال کیا کہ ہمارے الزامات و مغالطات

کوئی اور منصف وزیرک مطلع ہوگا - تو وہ اسکو کیونکر صحیح رہنے دے گا - دنیا انصاف و حق گوئی سے محض معطل نہین ہے

اس مضمون (نمبر ۱۸) کے اخیر مین جو کہا گیا ہے کہ نوابصاحب نے بنظر چھپانے منشار حقیقی کتاب کے کہین کہین مہدی سودانی کو پیغمبر کاذب کے نام سے یاد کیا ہے الخ -

یہ بھی محض دروغ ہے - اس کتاب مین کسی جگہہ سوڈانی کو پیغمبر صادق یا کاذب نہین کہا - جسکو ہمارے بیان مین شک ہو وہ اصل کتاب کا ملاحظہ کرے -

ہمارے ان جوابات و تقریرات سے کس ناکس الشبر بلکہ اسکو نوابصاحب سے اور اونکے گروہ باہمدیث سے عناد نہو بخوبی ثابت ہوگا کہ جن اٹھارہ مضامین کو نواب صاحب یا کتاب اقتراب کی طرف منسوب کیا گیا ہے انمین اکثر دروغ و مغالطہ سے کام لیا گیا ہے اور جو مضامین واقعی اس کتاب مین ہین انمین تغیب بغاوت کا اثر و نشان نہین - اور اس کتاب کی تالیف و تشہیر بھی اسی غرض سے ہوئی ہے - کہ فرضی مہدی سودانی واقعی مہدی نہین ہے - لوگ ناواقفی سے اسکو مہدی یا مجدد نہ سمجھ لین اور اُسکے اتباع و تائید کا ارادہ نہ کرین اور جن لوگون نے اس کتاب کو مہدی سوڈانی کی تائید قرار دیا ہے - اُنہون نے سخت دھوکہ کہا یا دیدہ دانستہ گورنمنٹ کو دھوکہ دینا چاہا ہے -

اسی قسم کی باتین ہمارے بھائی نوابصاحب کی اور کتابون مین بتاتے - اور انکی شہادت سے الزام سوم کو پختہ و صحیح بنانا چاہتے ہین انکی تفصیل سے ہماری یہ بحث طول جو ان چار کتابون کے متعلق ہم نے کی ہے مغنی ہے - جو لوگ ہماری اس بحث کو انصاف سے پڑہین یا سنینگے اُن سے اُمید ہے کہ ان حضرات کی کسی بات سے دھوکہ کہا کر نوابصاحب کو الزام سوم (تہیہ تغیب بغاوت) کا محل نہ سمجھینگے - اور اپنی مہربان گورنمنٹ اور اسکے معزز عہدہ داردن سے (اگر اُنہون نے ان حضرات کے مغالطات سے دھوکہ کہایا ہے) تو

ہم کو کامل امید ہے کہ وہ ہمارے بیان و دلایل کو بکمال توجہ و انصاف سے ملاحظہ فرماکر ان باتون کو محض افترا خیال کرینگے۔ اور نوابصاحب کو اس تہمت بغاوت سے صاف بری سمجھینگے۔ اس مقام مین ہم گورنمنٹ کی خدمت مین باد بہ التماس کرنا بھی نامناسب نہین سمجھتے۔ بلکہ اسکو بحکم الدین النصیحۃ (یعنے بھلائی اور خیرخواہی کی بات کہنا دین کا کام ہے) اپنا فرض خیال کرتے ہین۔ کہ نوابصاحب سے واپسی خطاب و سلب اعزاز کا سلوک جو گورنمنٹ کیطرف سے ہوا ہے اسکا سبب اگر یہی مضامین ہین۔ جنکا بغاوت انگیز ہونا گورنمنٹ کو بتایا گیا تھا تو درصورت درستی و راستی ہمارے ڈیفنس (جوابی) بیان کے گورنمنٹ اس خطاب و اعزاز کو واپس عطا کرے۔ اور اپنے شاہانہ انصاف کو پیش نظر رکھکر یہ خیال کرے۔ کہ یہ اعزاز و خطاب نوابصاحب کے ذاتی استحقاق سے نہ تھا۔ بلکہ بیگم صاحبہ رئیسہ بھوپال کی خیرسگالی اور خیرسگالی کی نظر سے (جو نازک وقتون مین ثابت ہوچکی ہے) تھا۔ لہذا درصورتیکہ قصور ہونے نوابصاحب کے جرم بغاوت سے اس اعزاز و خطاب کا واپس عطا کرنا ویسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ ابتداءً اسکا عطا کرنا ضروری سمجھا گیا تھا۔

اور اگر اس سلب اعزاز و واپسی خطاب کا سبب کوئی اور جرم ہے جسکو رعایا یا انتظام ریاست سے تعلق ہے۔ تو اس جرم کی سزا صرف سلب اختیارات اور امور ریاست مین مداخلت سے ممانعت کافی ہے۔ اسکے ساتھ اعزاز و خطاب کا (جو محض بہ اس خاطر بیگم صاحبہ تھا) واپس لینا ضروری مناسب نہین ہے۔ اس صورت مین بھی گورنمنٹ اس اعزاز و خطاب کو واپس عطا کرے گو بدنظمی کے سبب یا خوف سے امور ریاست مین مداخلت کی اجازت نہ دے"

بدنظمی (اگر واقعی ہوئی ہے اور اسکا کافی ڈیفنس پیش نہوا) نوابصاحب کا

ذاتی فعل ہے۔ اسکی سزا مین اس اعزاز و خطاب کا (جو بیگم صاحب کی ٹکملائی و خیر سگالی کی نظر سے اور انہی کے اعزاز کے خیال سے تھا۔) واپس لینا بلا ضرورت سزا مین زیادتی کرنا ہے اور غیر مجرم کو مجرم کی سزا مین شریک کرنا ہے۔ جو پبلک کی آنکھون مین وقعت کی نگاہون سے نہین دیکھا جاتا گو بعض خود غرض اخبار جنکو نوابصاحب یا ریاست سے عناد ہے اسکو عزت سے دیکھتے ہین۔ آیندہ اختیار

امور مملکت و ملک خسروان دانند ۔ گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

یہ نوابصاحب کیطرف سے عذرات و وجوہات اپیل ہین۔

اب ہم اپنے بہائیونکی ظالمانہ تجویز کے اس حصہ کا ڈیفنس یا عذرات پیش کرتے ہین جسمین اُنہون نے تمام گروہ اہلحدیث پر حملہ کیا اور نوابصاحب کی سزا مین انکو بھی شریک کرنا چاہا ہے۔

اس حصہ مین جو اُنہون نے بعض اشخاص اہلحدیث کی نیت پر حملہ کیا اور یہ کہا ہے کہ "اور ہم مشربان نوابصاحب نے بھی تب ہی سے ممانعت جہاد گورنمنٹ انگلشیہ مین تحریرین شروع کی ہین جب سے نوابصاحب کا حال گورنمنٹ پر کہلا ہے اور یہ تحریرین بھی دل سے نہین صرف زبان سے ہین" اسکا جواب ہم رسالہ نمبر (۱) مین بصفحہ (۲۶) دی چکے ہین۔ اسمقام مین ہم اسکے اس حصہ کا جواب دیتے ہین جس مین اُنہون نے نوابصاحب کا خیال و مقال (جسکو وہ بزعم خود نوابصاحب کا خیال و مقال سمجھتے ہین) تمام گروہ اہلحدیث کا خیال مقال قرار دیا ہے۔ و بناءً علیہ اُنہون نے کل گروہ اہلحدیث کو ایسا ہی مستحق سزا کہا ہے۔ جیسا کہ نوابصاحب کو۔

وہ یہ ہے

نوابصاحب گو گروہ اہلحدیث مین ایک ممتاز و سربرآوردہ رکن ہین جنکو اپنی قوم مین دنیاوی سرداری کے علاوہ دینی وقعت و امتیاز بھی حاصل ہے۔ مگر وہ اس گروہ کے

[illegible] وقت سے نہیں [illegible] وقت سے [illegible]

یا جماعت مقلدین ہیں ائمہ کرام [illegible] رضوان اللہ علیہم اجمعین [illegible]

[illegible]

[illegible]

اسکا سرو منشا [illegible]

فرقہ [illegible] صحابی [illegible]

[illegible] رضوان اللہ [illegible] تابعی [illegible]

[illegible] رضوان اللہ علیہم [illegible] کسی امام [illegible]

کسی صوفی [illegible] کسی [illegible]

یا مرد کا محض مقلد نہیں ہے۔ اور اسیوجہ سے [illegible]

نے لا مذہب غیر مقلد [illegible] نواب صاحب کو [illegible]

کمال دینی و دنیوی تک فائز ہوں) یہ لوگ کیا جانتے ہیں اور انکے ذاتی خیال و [illegible]

بلا دلیل تقلید کب کرتے ہیں۔ نواب بیچارہ کی یا [illegible]

صاحب جو اسوقت مقتدا و پیشوا فرقہ کہلاتے ہیں [illegible]

مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی متع اللہ المسلمین [illegible]

اپنے زمانہ میں کہلا گذرے ہیں [illegible] مولانا اسمعیل شہید دہلوی اور مولانا عبد اللہ

غزنوی متوفی و مدفون امرتسر [illegible] نہیں اور نہ تھے [illegible] مقلد ہوں۔

مولانا اسمعیل شہید کے اقوال و افعال پر [illegible] بہت لوگ خواص [illegible]

معترض ہیں۔ [illegible] ایک مولوی صاحب [illegible]

کانوں سے سنا ہے [illegible] جو سکھوں [illegible]

تھا وہ جہاد نہ تھا فساد تھا۔"

اور انکی کتاب **صراط مستقیم و منصب** امامت پر اکثر لوگ اس گروہ کے معترض ہین اور ان حالات مقامات سے جو اہل اللہ کے لئے اُنہون نے ثابت کئے ہین صاف منکر **مولانا و شیخنا دہلوی** سے اس خاکسار کا (جو آپکے احقر تلامذہ سے ہے اور علوم دین مین جو فیض پایا انہی کی درگاہ سے پایا) مسح جو رب مین خلاف ہے آپ سوتے جرابو پر مسح کو پسند نہین کرتے اور خاکسار اسکا مجوز بلکہ عامل ہے۔

شیخ مرحوم غزنوی سے خاکسار کا تاویل صفت معیت مین اختلاف ہے آپ معیت کے علم سے علم تاویل کرتے تھے خاکسار انہین تفویض کو پسند کرتا ہے۔ چنانچہ اشاعۃ السنیۃ نمبر (۱و۲) جلد (۸) مین لکھہ چکا ہے۔ جو صاحب عام لوگون مین ہمارے اتباع کہلاتے ہین وہ کل مسایل مین ہمارے مخالف ہین۔ **اور طرفہ یہ** ہے کہ بعض انمین عامی ہین۔ پھر وہ برملا کہتے ہین کہ فلان مسئلہ مین ہماری رائے مولوی صاحب کے مخالف ہے۔

ایسے لیبرل اور آزاد اور بے قید **فرقہ کی نسبت** یہ کہنا کہ نواب صاحب کا خیال و مقال اس گروہ کے تمام اشخاص کا خیال و مقال ہے۔ کیونکہ صحیح و انصاف ہو سکتا ہے۔

ہم کو اپنے علاقی بہائیون اہل تقلید پر کمال درجہ کا **افسوس** و تعجب ہے کہ **وہ ہم کو لامذہب و غیر مقلد** بھی کہتے ہین **پھر اسکے منافی نواب صاحب کا مقلد** اور انکے مذہب کا پیرو بھی بتاتے ہین۔ یہ دو متناقض باتون کا قایل ہونا نہین تو کیا ہے۔

اور اگر بلحاظ ثبوت اس امر کے کہ کوئی فرقہ کسی خاص شخص کا مقلد ہے اس شخص کے قول و فعل کو کل فرقہ کا قول و فعل قرار دینا اور ایک کی بغاوت سے کل فرقہ کو باغی کہنا جائز ہے۔ تو اس الزام سے کوئی شخص کسی فرقہ کا بری نہین ہو سکتا کیونکہ صفحہ ہستی پر ایسی کوئی قوم نہین جسمین کوئی نہ کوئی مفسد و باغی نہو۔ اسکے نظیر اس وقت یوروپ کے مہذب اقوام آیرش وغیرہ مین

بکثرت پائی جاتی ہین - جن کی تفصیل ہم اشاعۃ السنۃ نمبر (۱۰) جلد (۸) مین کر چکے ہین -

ہمارے اس بیان پر شاید ہمارے بہائی یہ **اعتراض** کرین کہ اس گروہ نے تو نواب صاحب کو **مجدد و مجتہد وقت** تسلیم کر لیا ہے پھر اِن کے مقلد نواب نہو نے کے کیا معنے اور اِن کے خیال و مقال سے اِس فرقہ کے الگ رہنے کی کیا وجہ - **اِس کا جواب یہ ہے** کہ مجتہد تو اس فرقہ کے خواص سے کسینے[1] نوابصاحب کو نہین کہا - گو بعض اوصاف مجتہدین اور قوت اجتہاد کا انمین پایا جانا تسلیم کیا ہے - اور اگر کسینے اُنکو مجتہد کہا بھی ہے تو اس سے قابل کالبہ جانے کل فرقہ کا) مقلد نوابصاحب ہونا ثابت نہین ہوتا یہ فرقہ مجتہدین اربعہ و بعض محدثین سابقین (امثال امام بخاری وغیرہ) کو مجتہد مانکر اُنکے مقلد نہ بنے تو نوابصاحب کو مجتہد کہنے سے اُنکے مقلد کیونکر ہوگئے - کہ اُن کے افعال و اقوال اُن کے افعال اقوال ہوسکین -

ہان نوابصاحب کو اِس فرقہ کے بعض اشخاص نے **مجدد ضرور** تسلیم کر لیا ہے - اور سب سے پہلے جس نے یہ لقب اُن کے لئے تجویز کیا ہے وہ کہی خاکسار ایڈیٹر ہے - مگر کسیکو مجدد تسلیم کرنے سے اسکا مقلد بن جانا کسیکے وہم و خیال مین نہین آتا - مجدد ہونا بعض ایسے معنے بھی رکھتا ہے جس مین اجتہاد و تقلید کا دخل ہی نہین - جیسے صوفیون اور زاہدون کا مجدد ہونا وغیرہ علی ہذا القیاس -

---

[1] ہماری اس کلام سے وہ خواص مستثنیٰ و خارج ہین - جن کو نوابصاحب سے کوئی خاص تعلق ملازمت وغیرہ رہا ہے - اور اُنہون نے آپکی کتب مطبوعہ کی تقریظات و تواریخ طبع مین آپ کو مجتہد کہا ہے -

ہم نے نواب صاحب کو صرف دو وصف کے لحاظ سے مجدّد کہا ہے

ایک یہ کہ اُن سے علوم کی خوب ترویج و تشہیر ہوئی ہے۔ بہت سی کتابین تصانیف سلف مختلف علوم مین اُنہون نے بصرف زر چھپوا کر ملکون مین شایع کی ہین۔ اور بعض کتابین تصانیف سلف سے ملخص کر کے اُنہون نے خود بھی بنا ئی اور چھپوا ئی ہین۔

دوسری وصف۔ بعض مراسم اسلام کو زندہ کرنا۔ اور بعض رسوم بد کو مٹانا جنکی تفصیل اشاعۃ السنۃ نمبر ۶ جلد ۶ مین ہو چکی ہے۔ اِن دو نو وصف کے علاوہ کسی وصف علمی اجتہادی وغیرہ مین ہم نے اِن کو مجدد نہین کہا۔ اور **اِن دونو اوصاف** مین مجدد ہونے سے اِنکا **مجتہد ہونا لازم نہین آتا**۔ چہ جاے لوگون کا اُنکا مقلد ہونا۔

اِس جواب کو بنظر انصاف پڑھنے سے امید ہے ہمارے بہائی اپنے اعتراض کو واپس لینگے۔ اور اس قسم کے کسی اہل علم کو نواب صاحب کا مقلد نہ کہینگے۔ اور اُنکے خیال و مقال کو اِنکا خیال و مقال قرار دینگے۔

گورنمنٹ نے اگر ہمارے بہائیون کی اسبات سے **دہوکا** کہایا اور اُنکی تجویز سزا پر عمل کرنا چاہا ہے (چنانچہ فی الحال ہندوستان و پنجاب کے فرضی وہابیون کی مردم شماری کے حکم سے۔ جسکا ذکر مشیر قیصر لکھنو۔ علیم الاخبار کلکتہ وغیرہ اخبارون مین ہوا ہے مفہوم ہوتا ہے) تو از راہ عطوفت خسروانہ و معدلت شاہانہ **وہ اس دہوکہ** سے بچے اور اُنکی تجویز کو معرض قبول مین جگہہ نہ دے نواب صاحب کے خیال کو (اگر گورنمنٹ اسکو بُرا ہی سمجھتی ہے) ہندوستان و پنجاب کے کسی اہلحدیث کا خیال نہ سمجھے۔ خصوصاً اِن لوگون کا جن کی وفاداری کا وہ نازک وقتون مین امتحان کر چکی ہے اور اِن کو خیر خواہی و وفاداری کا سارٹیفکٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

وہی چکی ہے۔

اس مضمون کا اصلی باعث تحریر اسی امر کا اظہار ہے۔ نوالصاحب کی تائید مین جو کچھ اس مضمون مین لکھا گیا ہے۔ وہ تبعاً ہے اور اس غرض سے کہ اُن کے سبب سے کل قوم ناحق بدنام نہو۔

اب ہم اس مضمون کو ختم کرتے ہین اور اپنی بیدار مغز گورنمنٹ سے امید رکھتے ہین کہ وہ پوری توجہ و انصاف سے اسکو ملاحظہ فرمائیگی اور داد حق دیگی۔

ناظرین و مناظرین معاصرین کیخدمت مین

التماس

ہمضمون مین ہمنے اپنے خیال مین نہایت راست بازی و آزادی و غیر طرفداری سے نوالصاحب بہوپال اور انکے گروہ اہلحدیث کی الزام بغاوت گورنمنٹ سے برارت کی ہے۔ لہذا جو معصر و اہل نظر ہمارے اس ادعا و خیال سے متفق ہون وہ اپنے اخبارون وغیرہ تحریرون مین اس مضمون کی بڑی جوش کے ساتھ تائید کرین اور جنکو ہمین نارستی و ناواجب رعایت کا شبہ ہو وہ بلا لحاظ و بے تکلف اس مضمون کے نارست یا تو نیز نکتہ چینی کرکے ہم کو اسپر مطلع کرین۔ ہم انکی نکتہ چینی کو انصاف پر مبنی پائینگے تو بڑے مسرت و ممنونی کے ساتھ اپنے خیال سے رجوع کرکے انکے ساتھ ہو جائینگے۔ اور اگر اسمین غلطی یا خطا پر متنبہ ہونگے۔ تو بڑے ادب کے ساتھ اس غلطی پر ان حضرات کو متنبہ کرینگے۔ ہمارا مقصود اس مضمون کی تحریر سے حق پرستی ہے نہ قوم پرستی یا سخن پروری انصاف کے ساتھ سلطنت و رعایا مین استقامت رابطہ اتحاد دیکھتے ہے نہ سلطنت یا رعایا کو وہ ہو کہ وہی۔ لہذا ہم حق و انصاف کے ساتھ ہین۔ جہان ہو اور جسکی پاس ہو اور ناحق و خلاف انصاف کے مخالف ہین خواہ کسیکی جانب ہو۔ واللہ الموفق۔